REGD No L 5254

262

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ״
سہ ماہی ۷ ״
ماہوار ۲½ ״

یوم چہارشنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۷۰ھ

| جلد ۳۹/۵ | ۱۹ تبوک ۱۳۳۰ ہش - ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۱۶ |
| --- | --- | --- |

## اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۸ ستمبر لندن میں سلسلہ احمدیہ کے مشن کے انچارج چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار ارسال کی ہے۔

مکرم مقبول احمد صاحب قریشی آج لندن سے روانہ ہو گئے ہیں۔ پاکستان پہنچنے سے قبل آپ یورپ اور مشرق وسطیٰ بھی جائیں گے۔ احباب موصوف کے بخیریت پہنچنے کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۱۸ ستمبر۔ مکرم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ (جو اپنے بھائی مکرم سید میجر حبیب اللہ شاہ صاحب کو میو ہسپتال میں داخل کرانے کے سلسلے میں تشریف لائے ہوئے ہیں) کی اطلاع کے مطابق مکرم شاہ صاحب

## شرانگیز اور غلط خبریں

ڈھاکہ ۱۸ ستمبر مشرقی پاکستان میں غیر مسلموں سے جنگی ٹیکس وصول کرنے کے بارے میں ہندوستانی اخبارات جو بے پر کی اڑا رہے ہیں۔ جیسور کے سات مقتدر ہندو لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان میں اسکی مذمت کی ہے۔ اور ان خبروں کو بے بنیاد شرانگیز اور غلط بتایا ہے۔ بیان میں ہندوستانی اخباروں کی اس مذموم حرکت کو پاکستان کو بدنام کرنے کی ناکام کوشش سے تعبیر کیا گیا ہے۔

## گورنر سندھ نے وزیر اعلیٰ سندھ کے خلاف ابتدائی تحقیقات کا حکم صادر کر دیا

کراچی ۱۸ ستمبر۔ اس ماہ کے شروع میں سندھ کے چھ اشخاص نے سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو کے خلاف پروڈا کے تحت جو تحقیقات کی درخواست دی تھی۔ گورنر سندھ نے اس پر وزیر اعلیٰ کے خلاف ابتدائی تحقیقات کا حکم صادر کر دیا ہے۔ تحقیقات کا یہ کام گورنر سندھ نے اپنے سکرٹری کے سپرد کیا ہے۔ جو بھوپال ہائیکورٹ کے چیف جسٹس رہ چکے ہیں۔ یہ تحقیقات ۱۵ دن کے اندر اندر ختم ہو جائے گی۔ درخواست دہندگان کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ گواہان کے علاوہ جو تحریری ثبوت دینا چاہیں۔ وہ بھی پیش کر دیں۔ آج پانچوں درخواست دہندگان نے گورنر سندھ سے ملاقات کی۔ ان کے بعد مسٹر کھوڑو بھی گورنر سندھ سے ملے۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر کھوڑو جو کہ سندھ مسلم لیگ کے صدر بھی ہیں جلد ہی اعتماد کے ووٹ کے حصول کیلئے کونسل کا اجلاس بلائیں گے۔

## کراچی —— ۱۸ ستمبر

● الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان معہ بیگم آج نتھیا گلی کے لئے روانہ ہو گئے۔

● پاکستان میں برطانیہ کے ہائی کمشنر نے آج خاتون پاکستان محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کی۔

● پاکستان میں اٹلی کے سفیر آج معہ اہل و عیال کراچی وارد ہوئے۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ دونوں ملکوں کے تعلقات میں اضافہ ہو گا۔ اور دوستی بڑھے گی۔

## پنڈت نہرو کی ہٹ دھرمی اور اقوام متحدہ کی ساکھ

جکارتا ۱۸ ستمبر۔ جکارتا کے ایک موقر جریدہ جاوا بوڈو نے مسئلہ کشمیر کے بارے میں وزیر اعظم ہندوستان پنڈت نہرو کی ہٹ دھرمی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ اگر وہ اس عالمگیر ادارہ کے احکام کی تعمیل سے اسی طرح پہلوتہی پر [illegible] رہے۔ تو سلامتی کونسل کو اپنے فیصلوں پر عملدرآمد کرانے کے لئے کوئی باقاعدہ قدم اٹھانا پڑیگا۔ ورنہ اقوام متحدہ کی ساکھ اور بھی خطرہ میں پڑ جائے گی۔ جسے بچانے کے لئے اسے جلد ہی کوئی عملی قدم اٹھانا ہو گا۔ لیکن اگر اس عالمگیر ادارہ نے ایسا نہ کیا۔ تو پاکستان اور ہندوستان کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی۔ جس کے اثرات صرف دولت مشترکہ ہی تک محدود نہ رہیں گے۔ بلکہ سارے اسلامی ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے۔ جولازماً پاکستان کا ساتھ دیں گے۔ اور اس وقت اس بے عمل اقوام متحدہ کا ڈھونگ اور بھی آشکار ہو جائیگا۔

## ایران کے سابق نائب وزیر اعظم اور پولیس چیف گرفتار کر لئے گئے

### ڈاکٹر مصدق کی حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کرنے کا الزام

طہران ۱۸ ستمبر۔ کل ایران کے نائب وزیر اعظم حسین فاطمی نے اعلان کیا تھا۔ کہ مرحوم وزیر اعظم جنرل رزم آرا کے بعض ساتھیوں کو بھی گرفتار کیا جائے گا۔ جنہیں مارچ میں قتل کیا گیا تھا۔ ان پر بغاوت کا الزام لگایا جائیگا۔ کیونکہ انہوں نے شہنشاہیت کا تختہ الٹنے کی سازش کی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں آج ایران کے سابق وزیر اعلیٰ اور سابق پولیس چیف جنرل محمد نقاوی کو گرفتار کر لیا گیا۔ مسٹر حسین فاطمی نے اس امر کا بھی انکشاف کیا کہ جلد ہی مصدق وزارت کے ارکان میں رد و بدل کیا جائے گا۔ آج سرکاری طور پر اس امر کا بھی اعلان کیا گیا۔ کہ ایران روس سے بارٹر سسٹم پر تجارت کا ایک نیا معاہدہ کرنے والا ہے۔ جس کے لئے ایک تجارتی وفد قائم کر دیا گیا ہے۔

## مختصر و اہم —— ۱۸ ستمبر

بمبئی - آج یہاں متروکہ جائیدادوں کے محافظ نے ڈیڑھ کروڑ مالیت کے ایک مسلم ادارہ پر قبضہ کر کے اسے ہندو پناہ گزینوں کے سپرد کر دیا۔

نئی دہلی - ہندوستان نے آج کوئلہ کی برآمد کے سلسلے میں برما - افغانستان - جاپان - ملایا - برطانیہ اور آئرلینڈ کے لئے نئی قیمتوں کا اعلان کر دیا۔ پاکستان کے بارے میں قیمتوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

ٹوکیو - آج کوریا کے وسطی و مشرقی محاذ پر کمیونسٹوں اور اتحادیوں میں گھمسان کا جنگ ہوا۔ کمیونسٹوں کی شدید مزاحمت کے باوجود اتحادی دو اہم پہاڑیوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

ڈھاکہ ۱۸ ستمبر مغربی بنگال سے اقتصادی اور سوشل بائیکاٹ کی وجہ سے اور مختلف تمدنی مظالم کے ستائے ہوئے مسلمان مہاجرین کی آمد کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔ ۳ ستمبر سے ۸ ستمبر کے چھ دنوں ہی میں ۱۲ ہزار کے قریب مسلم مہاجرین مشرقی پاکستان پہنچے۔ اب تک کل ۴ لاکھ بیس ہزار مسلم مہاجرین پاکستان آ چکے ہیں۔ اس کے برعکس ہندوؤں کے اپنے وطن واپس آنے کا سلسلہ بھی بدستور جاری ہے۔ انہی چھ دنوں میں ۲۱ ہزار کے قریب ہندو مشرقی پاکستان آ گئے۔ اب تک کل ۳۱ لاکھ ۳۶ ہزار ہندو آ چکے ہیں۔

## دستور ساز اسمبلی کی رکنیت کے لئے درخواستیں

کراچی ۱۸ ستمبر پنجاب کی طرف سے چھ نشستوں کو پُر کرنے کے سلسلے میں مرکزی پارلیمانی بورڈ کے سکرٹری تک نئی درخواستیں پہنچنے کے لئے آخری تاریخ ۲۹ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔ ہر درخواست کے ساتھ ایک ہزار روپیہ ارسال کرنے کی پابندی ہے

## ہڈیارہ میں قومی رضاکاروں کا شاندار اجتماع

### ڈپٹی کمشنر لاہور کی تصریحات

دنیا میں کسی قوم کا سب سے بڑا طرۂ امتیاز یہی ہے، کہ وہ ضبط اور تنظیم سے آشنا ہو۔ مسلمانوں کے لئے یہ کوئی نیا سبق نہیں۔ ان کا مذہب قدم قدم پر انہیں ضبط و تنظیم کی تعلیم دیتا ہے۔ موجودہ ہنگامی حالات میں مسلمان قوم کا بہترین جوہر سامنے آگیا ہے۔ انہوں نے حسن تنظیم و اتحاد عزم و استقلال سرگرمی عمل اور فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ اس نے نہ صرف دشمن کے عزائم پر پانی پھیر دیا ہے۔ بلکہ دنیا بھر کی زندہ قوموں کے سامنے ایک مثال قائم کر دی ہے۔ یہ الفاظ لاہور کے ڈپٹی کمشنر نے ضلع لاہور کے ایک سرحدی گاؤں ہڈیارہ میں رضاکاروں کے ایک عظیم اجتماع کو مخاطب کرتے ہوئے کہے حضرت صاحب نے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ اپنے روزمرہ کے کاموں کو پورے انہماک سے جاری رکھیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی تنظیم و تربیت کا کام بھی جاری رکھیں۔

## زرعی اراضی کی مزارعتوں کیلئے نقدی لگان

### —— چار نکاتی سوالنامہ ——

حکومت پنجاب نے کچھ عرصہ ہوا ایک کمیٹی مقرر کی تھی جسے صوبے میں زرعی اراضی کی تمام قسم کی مزارعتوں کے لئے نقدی لگان کے مسئلے پر غور کرنا تھا۔ اس کمیٹی نے اس مسئلے کے متعلق رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ایک چار نکاتی سوالنامہ تیار کیا ہے۔ اس سوالنامے کے جواب کمیٹی کے صدر سردار عبدالحمید دستی وزیر تعلیم پنجاب کو براہ راست ۳۰ ستمبر سنہ ۵۱ء تک بھیجنے چاہئیں۔ اور جواب کی صاف لکھی ہوئی ایک ہی کاپی کافی ہوگی۔ پورا سوالنامہ درج ذیل ہے:-

(۱) تمام قسم کے مزارعوں کا لگان جنس کی صورت میں (تقسیم یا اندازے سے) یا نقدی کی صورت میں دینے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ کیسے ترجیح دیتے ہیں کیا آپ یہ سفارش کرتے ہیں کہ لگان بصورت جنس کو نقدی لگان سے بدل دیا جائے؟ (۲) کیا آپ کا خیال ہے۔ کہ مقررہ نقدی لگان مختلف قسم کی مزارعتوں اور مختلف درجے کی زمینوں کیلئے متعین کرنا مفید ہو گا؟ (۳) نقدی لگان کی صورت میں آپ آخری حد تجویز کر سکتے ہیں۔ اور یہ آپ کیسے مقرر کریں گے؟

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# امام کی اطاعت کے لئے پُرجوش اور اخلاص سے بھرا گروہ

"میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں۔ نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتا ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا اشارہ ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت طیار نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے واسطے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے۔ ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بے دلی بھی تھی۔ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا تو پطرس جیسے اعظم الحوارین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا اور نہ صرف انکار کیا بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیج دی اور اکثر ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے بر خلاف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے۔ اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسی طرح میں اب دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ جولائی و ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۴ء)



# انما الاعمال بالنیات

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول انما الاعمال بالنیات و انما لکل امرئ مانوی (بخاری)

**ترجمہ۔** حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اعمال نیتوں کے ساتھ ہوتے ہیں اور ہر شخص اپنی نیت کے مطابق بدلہ پاتا ہے۔

**تشریح۔** یہ لطیف حدیث انسانی اعمال کے فلسفہ پر ایک اصولی روشنی ڈالتی ہے۔ ظاہر ہے کہ بظاہر نیک نظر آنے والے اعمال بھی کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض کام محض عادت کے طور پر کئے جاتے ہیں۔ اور بعض کام دوسروں کی نقل میں کئے جاتے ہیں۔ اور بعض کام ریا اور دکھاوے کے طور پر کئے جاتے ہیں۔ لیکن ہمارے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ سب کام خدا کے اسلام کے ترازو میں بالکل بے وزن اور بے سود ہیں۔ اور سچا عمل وہی ہے جو دل کے سچے ارادہ اور نیت کے خلوص کے ساتھ کیا جائے۔ اور یہی وہ عمل ہے جو خدا کی طرف سے حقیقی جزا پانے کا مستحق ہوتا ہے۔ حق یہ ہے کہ جب تک انسان کا دل اور اس کی زبان اور اس کے جوارح یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کسی عمل کے بجا لانے میں برابر کے شریک نہ ہوں وہ عمل کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ دل میں سچی نیت ہو زبان سے اس نیت کی تصدیق ہو۔ اور ہاتھ پاؤں اس نیت کے عملی گواہ ہوں۔ تو تب جا کر ایک عمل قبولیت کا درجہ حاصل کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کے دل میں سچی نیت نہیں تو وہ منافق ہے۔ اگر اس کی زبان پر اس کی نیت کی تصدیق نہیں۔ تو وہ بزدل ہے۔ اور اگر اس کے ہاتھ پاؤں اس کی بیان کردہ نیت کے مطابق نہیں تو وہ بد عمل ہے۔ پس سچا عمل وہی ہے۔ جس کے ساتھ سچی نیت شامل ہو۔ پاک نیت سے انسان اپنے بظاہر دنیوی اعمال کو بھی اعلےٰ درجہ کے دینی اعمال بنا سکتا ہے چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اگر ایک خاوند اس نیت سے اپنی بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالتا ہے۔ کہ میرے خدا کا یہ منشا ہے کہ میں ایسا کروں۔ تو اس کا یہ فعل بھی خدا کے حضور ایک دینی نیکی شمار ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ دنیا میں لاکھوں انسان صرف اس لئے نماز پڑھتے ہیں کہ انہیں بچپن سے نماز کی عادت پڑ چکی ہے۔ اور لاکھوں انسان صرف اس لئے روزہ رکھتے ہیں کہ ان کے ارد گرد کے لوگ روزہ دار ہوتے ہیں۔ اور لاکھوں انسان صرف اس لئے حج کرتے ہیں کہ تا لوگوں میں ان کا نام حاجی مشہور ہو۔ اور وہ نیک سمجھے جائیں۔

ہمارے آقا (فداہ نفسی) کی یہ حدیث ایسے تمام اعمال کو باطل قرار دیتی ہے۔ اور ایک باطل عمل خواہ وہ ظاہر میں کتنا ہی نیک نظر آئے خدا کے حضور کوئی اجر نہیں پا سکتا۔ لاریب سچا عمل وہی ہے جس کے ساتھ سچی نیت ہو۔ اور عمل کا اجر بھی نیت کے مطابق ہی ملتا ہے۔ (از چالیس جواہر پارے)

---

# اپنے بچوں کو تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخل کیجئے

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں تھرڈ ایئر بی۔ اے بی۔ ایس۔ سی۔ اور ففتھ ایئر ایم۔ اے۔ ایم۔ ایس۔ سی میں داخلہ انشاء اللہ ۲۴ ستمبر بروز پیر شروع ہوگا اور دس دن تک جاری رہے گا۔ فرسٹ ایئر ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی میں لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ کے لئے صرف ۲۴ ستمبر کا دن مخصوص ہوگا۔

کالج کا سٹاف تجربہ کار۔ طلبہ کی بہبودی میں ذاتی دلچسپی لینے والا اور ان کا دلی ہمدرد ہے۔ عمل گاہیں (لیبارٹیریز) جدید ترین آلات سائنس سے آراستہ ہیں۔ نتائج بہترین اور تسلی بخش ہیں ماحول سراسر تعلیمی اور فضا پُرسکون ہے۔ اخراجات لاہور کے سب کالجوں سے کم ہیں۔ مستحق طلبہ کو گرانقدر مالی امداد دی جاتی ہے۔ تفصیلات کے لئے پراسپکٹس طلب فرمائیے۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

---

# وظائف کے سلسلہ میں احباب کا شکریہ

طلبہ جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے وظائف کی وصولی کے لئے نظارت بیت المال اور نظارت تعلیم و تربیت کی منظوری سے مکرم مولوی ظہور حسین صاحب کو جماعتوں میں بھیجا گیا تھا۔ مولوی صاحب نے احباب کرام کے تعاون سے مندرجہ ذیل رقوم داخل خزانہ کرا دی ہیں:۔ جماعت کراچی ۔/۲۸۹۳-۱۲ جماعت کوئٹہ ۔/۱۵۱۴ جماعت لاہور ۲۸/۶/۷ جماعت ملتان ۔/۲۲۹ روپے۔ جماعت لاہور ملتان مشترکہ ۔/۱۱۴ روپے جماعت شیخوپورہ ۔/۸۰ روپے۔ جماعت لائل پور ۔/۵۲ روپے متفرق ۲۵ روپے میزان پانچ ہزار تین صد چھتیس روپے دو آنے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام ان دوستوں پر خاص فضل نازل کرے۔ جنہوں نے ہماری اس مشکل میں تعاون فرمایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء

اس سلسلہ میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مکرم مولوی صاحب کے ساتھ احباب ذیل نے چندہ کی وصولی میں ہر طرح سے امداد کی ہے۔

(۱) چوہدری عبد اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی
(۲) " احمد جان صاحب سیکرٹری امور عامہ کراچی
(۳) " سعید احمد صاحب سیکرٹری تربیت خدام الاحمدیہ کراچی
(۴) میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ
(۵) شیخ کریم بخش صاحب اینڈ سنز تاجران کوئٹہ
(۶) ملک نواب دین صاحب اینڈ سنز تاجران کوئٹہ
(۷) بابو اکرام اللہ صاحب (۸) چوہدری عبد الرحمٰن صاحب کلاتھ مرچنٹ (۹) شیخ محمد شریف صاحب کوئٹہ والے (۱۰) چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ (۱۱) ملک بشیر احمد صاحب لائل پور (۱۲) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل

ان تمام دوستوں کا خاص طور پر بھی شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جن دوستوں نے مد وظائف میں دوران سال میں رقوم بھیجنے کے وعدے کئے ہیں وہ براہ مہربانی اپنی موعودہ رقمیں باقاعدہ طور پر دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بمد وظائف بھجواتے رہیں۔ کسی اور کے نام نہ بھجوائی جائیں۔ مکرم مولوی ظہور حسین صاحب کو صرف عارضی طور پر نظارت امور عامہ کی منظوری سے اس کام کے لئے باہر بھجوایا گیا تھا۔ انہوں نے تندہی سے کام کیا ہے۔ جزاہ اللہ خیرا

خاکسار۔ ابو العطاء جالندھری

---

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۱ء

# قتل مرتد پر عقلی بحث

## ۳

ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ مودودی صاحب اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ جس کا صریح نتیجہ یہ ہے کہ اگر کوئی مسلمان اسلامی ملک میں رہتے ہوئے اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت سے انکار کرتا ہے۔ اور سٹیٹ کا وفادار رہتا ہے۔ تو اس کا ارتداد اسلام میں اور از روئے عقل قطعاً قابل مؤاخذہ نہیں ہو سکتا۔

مودودی صاحب اسلامی حکومت میں قتل مرتد کا جواز ثابت کرنے کے لئے دنیاوی حکومتوں برطانیہ امریکہ وغیرہ ممالک کے "قومیتی قانون" کی مثال پیش کرتے ہیں۔ برطانوی قانون میں غدر کبیر (High Treason) کی سزا قتل اس حالت میں دی جاتی ہے۔ جب کہ برطانوی رعایا کا فرد برطانوی ریاست سے اپنی وفاداری منقطع کرلے۔ اسی طرح اسلامی حکومت بھی صرف اس مرتد کو قتل وغیرہ کی سزا جیسی کہ صورت ہو دیتی ہے۔ جس کا جرم اسلامی سٹیٹ کے خلاف ہو یعنی جو اسلامی اسٹیٹ سے اپنی وفاداری منقطع کرلے

ہم نے عرض کیا کہ اسلامی سٹیٹ میں ذمیوں اور مستامنوں کا وجود ثابت کرتا ہے۔ کہ خواہ کوئی شخص اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت کو تسلیم کرے۔ یا نہ کرے۔ اسلامی سٹیٹ کا وفادار رہ کر اسٹیٹ میں رہ سکتا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب اپنے اس کتابچہ میں خود صفحہ ۶۱ و ۶۲ کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"(۱) جو "غیر مسلم" باہر سے اسلامی مملکت میں جائز طریقے سے آئیں اور ملک کے قوانین اور نظم و نسق کے احترام کا التزام کریں وہ مستامن ہیں ان کو تحفظ عطا کیا جائے گا مگر حقوق شہریت نہ دیئے جائیں گے۔

(۲) جو لوگ اسلامی مملکت کے مستقل اور پیدائشی باشندے ہوں۔ ان کو بھی اسلامی قانون (تمام دنیا کے دستوری قوانین کے بخلاف) یہ حق دیتا ہے کہ وہ مملکت میں "غیر مسلم" بن کر رہیں یعنی خدا اور رسول کی وفاداری کے ملتزم نہ ہوں۔ ایسے لوگ اگر اسلامی مملکت کی اطاعت اور خیر خواہی کا اقرار کریں۔ تو اسلامی قانون انکو "ذمی رعایا" بنا لیتا ہے اور انہیں صرف تحفظ ہی عطا نہیں کرتا بلکہ ایک حد تک شہریت کے حقوق بھی دیتا ہے۔

(۳) باہر سے آنے والے "غیر مسلم" بھی اگر "ذمی رعایا" بننا چاہیں تو ذمیت کی شرائط پوری کر کے وہ اس زمرے میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ان کو بھی تحفظ کے ساتھ نیم شہریت کے حقوق مل سکتے ہیں لیکن ذمی بن جانے کے بعد پھر ان کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا۔ کہ وہ اسلامی مملکت میں رہتے ہوئے "ذمہ" سے خارج ہو سکیں "ذمہ" سے نکلنے کی صورت ان کے لئے صرف یہ ہے کہ مملکت سے نکل جائیں۔"

(رسالہ مرتد کی سزا اسلامی قانون میں صفحہ ۶۱، ۶۲)

یہاں صرف جملہ معترضہ کے طور پر ہم مودودی صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ یہ جو انہوں نے فرمایا ہے کہ مستامن ذمی بنکر پھر مستامن نہیں بن سکتا۔ کیا ایسے شخص کی سزا بھی اسلام میں قتل ہے یا کچھ اور؟

خیر یہاں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ جس طرح مودودی صاحب نے اسلام کی مجرد مذہبی حیثیت کا اقرار کیا ہے۔ اسی طرح انہوں نے یہ بھی مان لیا ہے۔ کہ اسلامی سٹیٹ میں رہتے ہوئے ایک انسان خدا اور رسولؐ پر ایمان نہ رکھتے ہوئے بھی اسلامی مملکت کی اطاعت اور خیر خواہی کر سکتا ہے اگر ان دونوں اصولوں پر اکٹھا غور کیا جائے تو اس کا منطقی نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ نفس ارتداد کی سزا اسلام میں ہرگز قتل نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں خود مودودی صاحب کے قول کے مطابق ثابت ہوگیا ہے۔ کہ خدا اور رسول کی وفاداری اور چیز ہے۔ اور اسلامی مملکت کی اطاعت اور خیر خواہی اور چیز ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلامی مملکت صرف اس وقت سزا دیتی ہے۔ جب کوئی فرد اسلامی مملکت کی اطاعت اور خیر خواہی سے ہاتھ اٹھا لے اور اس پہلو سے اسلامی اسٹیٹ کا قانون واقعی دنیاوی ممالک کے قانون سے ملتا ہے۔ اسی لئے جیسا کہ ہم قال اللہ و قال الرسول سے ثابت کر چکے ہیں کہ قتل یا اور کوئی سزا صرف ایسے مرتد کو دی جا سکتی ہے۔ جو محارب اللہ و الرسول کی تعریف میں آتا ہے۔

مودودی صاحب کی جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں ذہنی الجھن یہ ہے کہ وہ خدا اور رسول کی بادشاہت کو بھی نعوذ باللہ شداد۔ نمرود اور فرعون کی بادشاہت سمجھ لیتے ہیں۔ یا انگلستان امریکہ وغیرہ ممالک کی جمہوریت اور یا پھر فاشزم یا ڈکٹیٹرشپ وہ یہ بات نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اللہ تعالیٰ انسانوں کی طرح نہ تو محدود الذرائع ہے۔ اور نہ محدود القوت اس لئے خدا کی بادشاہت اس طرح قائم نہیں ہوتی جس طرح انسان اپنی حکومتیں قائم کرتے ہیں۔ خدا اور رسول کی حکومت اپنے حقیقی معنوں میں دلوں پر قائم ہوتی ہے۔ اور جسمانی حکومت میں اس کا ظہور صرف اس وقت ہوتا ہے جبکہ عنان حکومت ان لوگوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ جو اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی بادشاہت صرف سیاست ہی میں ظہور نہیں کرتی بلکہ ایسے بندگان خدا کے ہر کام میں ظہور کرتی ہے مودودی صاحب خدا کی بادشاہت کے اس وسیع معنی کو صرف سیاسی اقتدار تک محدود کر دیتے ہیں اور پھر دنیاوی حکومتوں سے مثالیں لے کر اپنے بعض خود ساختہ اصولوں کی تصدیق کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی بادشاہت کے وسیع معنوں کو انسانی محدود سیاسی حکومت سے خلط ملط کر کے عجیب ذہنی الجھنوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ قتل مرتد میں مثالیں تو لیتے ہیں دنیاوی حکومتوں سے اور ان کی تطبیق کرتے ہیں خدا اور رسول کی بادشاہت کے وسیع معنوں پر۔ دوسرے لفظوں میں آپ مثالیں تو لیتے ہیں ایسی حکومتوں کی جن کا تعلق [illegible] ت یا مانی الطبیعت سے ہے۔ اور ان کی تطبیق کرتے ہیں ایسی اسلامی حکومت پر جس کا تعلق نہ صرف طبیعت اور مانی الطبیعت سے ہے۔ بلکہ مابعد الطبیعت سے بھی ہے۔ حالانکہ اگر وہ ذرا غور فرماتے۔ تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ ایک اسلامی حکومت قتل یا اور کوئی سزا صرف ایسے مرتد کو دے سکتی ہے۔ جو اس کے اس پہلو کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ جس کا تعلق دوسری دنیاوی حکومتوں کی طرح صرف طبیعت اور مانی الطبیعت سے ہے۔ لیکن وہ ایسے مرتد کو قطعاً کوئی سزا نہیں دے سکتی۔ جو اس کے اس پہلو کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ اور اسلامی حکومت کی اطاعت اور خیر خواہی سے دستکش نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف اسلام کے اس پہلو سے انکار کرتا ہے۔ جس کا تعلق مابعد الطبیعت سے ہے۔ ایسے مرتد کی جزا سزا جو اسلام کے مابعد الطبیعت والے حصہ کا انکار کرتا ہے۔ کسی انسان کے اختیار میں نہیں دی جا سکتی۔ کیونکہ مابعد الطبیعت کا صحیح علم کسی انسان کو ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسے جرائم کی جو مابعد الطبیعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جزا سزا کا اختیار صرف اسی کو ہو سکتا ہے۔ جس کے علم میں مابعد الطبیعت کا پورا پورا علم ہے۔ اور وہ قادر مطلق خدا تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہستی ہو ہی نہیں سکتی۔

مودودی صاحب اتنا سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے کہ کسی انسان کی یا انسانوں کے کسی گروہ کی حکومت خواہ وہ کتنے ہی مقدس اور تعلق باللہ رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی اپنی حکومت نہیں کہلا سکتی ہم اسکو اسلامی حکومت کہہ سکتے ہیں۔ مگر اسلامی حکومت کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ خود انسانوں میں نازل ہو کر اپنی حکومت چلا رہا ہے۔ بلکہ اس کے صرف اتنے ہی معنے ہیں۔ کہ وہ مقدس انسان یا مقدس انسانوں کا گروہ ان اصولوں کے مطابق حکومت کر رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں۔ فی الواقعہ ایسی حکومت بھی ہوگی انسانوں کی ہی حکومت۔ ہم اس کو اسلامی حکومت یا حکومت الٰہیہ صرف اس وجہ سے کہیں گے۔ کہ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ وہ انسان اللہ تعالیٰ کے ان اصولوں کے مطابق حکومت چلا رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کی معرفت بذریعہ وحی ہم تک پہونچائے ہیں۔ مگر نہ تو رسول اللہؐ اور نہ اس کے جانشین خود خدا تعالیٰ ہیں وہ بھی بشر ہیں اور ان کا علم بھی محدود ہے۔ وہ نہ تو خدا تعالیٰ کی طرح قادر مطلق ہیں۔ اور نہ اس کی طرح عالم الغیب بلکہ ان کو غیب کا علم بھی صرف اتنا ہی ملا ہے۔ جتنا اللہ تعالیٰ نے انہیں دینا پسند فرمایا ہے۔

ولا یحیطون بشیءٍ من علمہٖ الا بما شاء

ایسی صورت میں کوئی اسلامی حکومت ایسے جرائم کی سزا کس طرح دے سکتی ہے۔ جن کا تعلق انسان کی صرف روحانی حالتوں یا نجات اخروی سے ہے۔ اور جن کا پورا علم سوائے قادر مطلق ہستی کے اور کسی کو ہو نہیں سکتا۔ یا جن کا علم انسانوں کو بذریعہ وحی صرف اسی قدر ہو سکتا ہے۔ جس قدر کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو۔

کیا مودودی صاحب اپنے متعلق بھی یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ وہ سیدھے جنت میں جائیں گے۔ اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی پاداش میں دوزخ کا ایندھن نہیں بنائے جائیں گے۔ اگر نہیں تو پھر بطور اسلامی حکومت کا جج ہونے کے ان کا کیا حق ہے۔ کہ وہ کسی شخص کی نجات اخروی کے متعلق جرم کی سزا دے سکیں۔ حالانکہ وہ اسلامی حکومت کی اطاعت اور خیر خواہی ترک نہیں کرتا۔ (باقی)

## ولادت

ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ سیالکوٹ کے ہاں ۱۲ ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ مولود کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے نیک اور خادم دین بنائے۔

عبد القدیر عاصم گنج مغلپورہ

# نائیجیریا میں تحریک آزادی اور سیاسی تبدیلیاں

(۲)

از مکرم مرزا نسیم سیفی صاحب بی۔اے

پہلی قسط میں گذشتہ کانسٹی ٹیوشن۔ اس کے ملک کے مختلف اصحاب الرائے کی آراء اس کانسٹی ٹیوشن پر نظر ثانی اور کسی حد تک نئی کانسٹی ٹیوشن کے متعلق بعض امور بیان کئے گئے تھے۔

اب اس دوسری قسط میں نئی کانسٹی ٹیوشن پر مزید روشنی ڈالنا چاہتا ہوں

## نئی کانسٹی ٹیوشن کی خصوصیات

۱۔ پہلے اس بات کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ ملک و تین خطوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ اگرچہ ان تین خطوں کی جغرافیائی حدود تو ایسی نہیں ہیں کہ ان کو خود بخود ایک دوسرے سے الگ سمجھا جا سکے۔ لیکن ان تینوں خطوں میں بسنے والے لوگ تمدن اور تہذیب کے لحاظ سے اس قدر مختلف ہیں۔ اور بعض امور میں متضاد کہ تینوں خطوں کو الگ کرنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہیں آتی۔ ایک خطے میں ہاؤسا لوگ آباد ہیں۔ دوسرے میں ابو اور تیسرے میں یوروبا۔

ہاؤسا کے لوگ اکثر مسلمان ہیں اور اس علاقے میں اسلام کے آثار زیادہ نمایاں ہیں۔ اگرچہ برطانوی قانون کی عدالتیں بھی موجود ہیں۔ لیکن اس علاقے کی اصل عدالتیں اسلامی ہیں اور مالکی فقہ کے مطابق فیصلے ہوتے ہیں۔ اس علاقے کے بعض حاکم نائیجیریا بھر کے مسلمانوں میں خاصی اہمیت رکھتے ہیں ان میں سے ایک تو امیر المومنین بھی کہلاتے ہیں۔ اسلامی عدالتوں کے لئے وکلاء اور منصف تیار کرنے کے لئے اس علاقے میں ایک اسلامک لا کالج بھی ہے۔ جس کے بعض پروفیسر سوڈان کے رہنے والے ہیں۔ اس کالج میں عربی میں تعلیم دی جاتی ہے۔

اس علاقے کی پیداوار۔ لوگوں کے چہرے مہرے اور ان کا لباس باقی نائیجیریا کے تمام لوگوں سے مختلف ہے۔ ان کی زبان کا نام ہاؤسا ہے۔ جس میں بہت سے عربی الفاظ شامل ہیں اور جو تقریباً سارے مغربی افریقہ کی "لنگوا فرنکا" سمجھی جاتی ہے۔ یہ لوگ نہایت اچھے تاجر ہیں اور غالباً عربوں کے اثر کے ماتحت ہونے کی وجہ سے تجارت کے لئے دور دراز کے سفر اختیار کرنے کے عادی ہیں۔ چنانچہ ان کے ان سفروں کی وجہ سے ہاؤسا کے لوگ مغربی افریقہ کے کسی علاقے میں بھی اجنبیت محسوس نہیں کرتے اور ہر جگہ اپنے علاقہ کے لوگ انہیں میسر آ جاتے ہیں

ہاؤسا کے لوگ نائیجیریا کے شمالی علاقے میں بستے ہیں چنانچہ ان کا خطہ شمالی خطہ کہلائے گا۔

ابو لوگ (الا ماشاء اللہ) عیسائی ہیں۔ لیکن جب سے احمدیت نے حقیقی اسلام لوگوں کے سامنے پیش کرنا شروع کیا ہے بعض کٹر عیسائی علاقوں میں بھی اسلام داخل ہو رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت ابو لوگوں میں سے بعض کو احمدی ہونے کا فخر حاصل ہے۔

یہ لوگ مشرقی نائیجیریا کے رہنے والے ہیں اور ان کا خطہ مشرقی خطہ کے نام سے موسوم ہوگا۔ آج سے چند سال پہلے تک یہ لوگ بربری زندگی بسر کر رہے تھے۔ ان کا تہذیب و تمدن وہی تھا جو آج سے ہزاروں سال پہلے دنیا کے دوسرے حصوں میں پایا جاتا تھا۔ انسانی قربانی عام تھی اور اجنبی لوگوں خصوصاً سفید فام قوموں کو لوٹ مال غنیمت سمجھتے تھے۔ آپس میں بھی ذرا ذرا سی بات پر قتل و غارت کے عادی تھے۔ حتیٰ کہ سنا گیا ہے کہ بسا اوقات مرد اپنی بیوی سے ناراض ہو کر اس کو قتل کر کے اس کا گوشت فروخت کر دیا کرتا تھا۔

لیکن اب اس قوم کی حالت بدلتی جا رہی ہے۔ ان میں تعلیم کا عام چرچا ہے اور یہ لوگ اپنے قبیلے کے افراد کی حمایت کے لئے سارے نائیجیریا میں مشہور ہیں۔ اپنے رہنماؤں کی عزت اور اطاعت ان کا ایمان ہے۔ یہ بھی اپنی شکل و صورت میں سے پہچانے جا سکتے ہیں۔

تیسرے خطہ میں یوروبا لوگ آباد ہیں۔ یہ خطہ ساحل سمندر پر واقع ہونے کی وجہ سے ایک عرصہ سے یورپین قوموں کا محاذ رہا ہے۔ پرتگالوں نے آج سے ہزاروں سال پہلے اس علاقے کو اپنا میزبان بنایا تھا۔ چنانچہ خیال کیا جاتا ہے کہ لیگوس (جو کہ اس وقت سارے نائیجیریا کی حکومت کا مرکز ہے۔ اور جو اس خطہ میں سب سے بڑی بندرگاہ ہے) کا نام پرتگالیوں کا مرہون منت ہے۔

یہاں کے لوگ یورپین اقوام سے ملنے جلنے کے باعث زیادہ مہذب اور متمدن ہیں بلکہ ان کو اپنے تہذیب و تمدن پر اتنا فخر ہے کہ ابو اور ہاؤسا لوگوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اس خطے کو مغربی خطہ کہا جائے گا۔

یہاں کی آبادی ملی جلی ہے۔ عیسائی مسلمان اور مشرک سب ہی موجود ہیں۔ لیکن سیاسی میدان میں عیسائی تعلیم یافتہ ہونے کی وجہ سے پیش پیش ہیں۔ اگرچہ ابھی تک مذہبی تعصب نہ ہونے کی وجہ سے بعض مسلمان بھی عیسائیوں کے شانہ بشانہ سیاسی خدمات ادا کر رہے ہیں لیکن یہ حالت زیادہ دیر تک رہتی نظر نہیں آتی۔ جب حقیقی طور پر سیاسی طاقت ان لوگوں کے ہاتھ میں آنے لگے گی۔ یقیناً مسلمان اور عیسائی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام نہ کر سکیں گے عیسائی اختیارات کو تقسیم کرنے پر رضامند نہ ہوں گے اور مسلمان کم از کم غیور مسلمان عیسائیوں کے ٹکڑوں پر زندگی بسر کرنا پسند نہ کریں گے۔ چنانچہ حال ہی میں ایک نئی پارٹی "آل نائیجیریا مسلم پارٹی" قائم ہوئی ہے۔ جو مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا دعویٰ لے کر اٹھی ہے۔ اسی طرح ایک اور پارٹی "مسلم کانگرس آف نائیجیریا" بھی آہستہ آہستہ مسلمانوں میں اپنا رسوخ قائم کر رہی ہے۔

یہاں کے لوگوں کے لباس اور ان کی خوراک بھی دوسروں سے مختلف ہیں۔ ان کے رسوم و رواج بھی مختلف ہیں۔

یہ ہے ان تین خطوں کی مختصر سی کیفیت۔

پس اگرچہ جغرافیائی حدود تو موجود نہیں ہیں لیکن پھر بھی ان خطوں کو آسانی سے الگ الگ کیا جا سکتا ہے۔

نئی کانسٹی ٹیوشن میں ان خطوں کو پہلے کی نسبت زیادہ آزادی دی گئی ہے۔ ایک لحاظ سے اس آزادی کو خود اختیاری حکومت کہا جا سکتا ہے اپنے اپنے علاقے کے تمام امور کی سرانجام دہی کا فریضہ وزراء کے ذمہ ہوگا۔ جو کہ اس علاقے ہی کے لوگوں نے منتخب کئے ہوں گے۔ اگرچہ اس انتخاب میں ابھی گورنر کا ہاتھ قائم رکھا گیا ہے۔ اسی طرح ان خطوں سے آگے بڑھ کر مرکزی کونسل کا کام آتا ہے۔ اس میں بھی ان خطوں کے پیش کردہ وزراء ہوں گے۔ اگرچہ ان کا انتخاب گورنر کے ہاتھ میں ہے۔

یہ پہلا موقعہ ہے کہ سارے نائیجیریا کے لوگوں کو حق انتخاب دیا گیا ہے۔ اگرچہ اس حق انتخاب پر بعض ایسی پابندیاں بھی لگا دی گئی ہیں کہ سب لوگوں کے لئے اس میں حصہ لینا ناممکن ہو گیا ہے۔ لیکن بہر حال کچھ پابندیاں تو ہونی ہی چاہئیں۔ ایک پابندی جس پر شور مچایا گیا ہے۔ اور جس کے خلاف احتجاج زیادہ تر عورتوں کی طرف سے ہوا ہے یہ ہے کہ ہر ووٹر کے پاس اس کے ادا کئے ہوئے ٹیکس کی رسید ہونی چاہیئے۔ لیکن بعض علاقے ایسے ہیں کہ وہاں عورتوں پر کبھی ٹیکس لگایا ہی نہیں گیا۔ چنانچہ ان کے پاس ٹیکس کی رسیدیں ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن انتخاب کے قانون میں ٹیکس کی رسیدوں کی شرط موجود ہونے کی وجہ سے یہ عورتیں ووٹ دینے کا حق کھو بیٹھی ہیں۔

## کونسلوں کی تشکیل

شمالی اور مغربی خطوں میں ایک ایک ہاؤس آف چیفس اور ایک ایک ہاؤس آف اسمبلی ہوگا۔ ہاؤس آف چیفس کی صدارت کے فرائض لفٹیننٹ گورنر ادا کریں گے اور ہاؤسز آف اسمبلی کی صدارت کے لئے کسی غیر سرکاری شخص کو نامزد کیا جایا کرے گا۔

ان کونسلوں کے متعلق سب سے اہم بات یہ ہے کہ ان میں منتخب ممبروں کی تعداد نامزد ممبروں سے کہیں زیادہ ہوگی۔ اور اس طرح ملک کے نظم و نسق میں مقامی لوگوں کو بہت بڑا دخل حاصل ہو جائیگا۔ کہا جا سکتا ہے کہ سوائے اس کے کہ گورنر نے بعض اختیارات خاص طور پر اپنے لئے محفوظ کر لئے ہیں باقی تمام امور مقامی لوگوں کے ہاتھ میں ہوں گے۔ اور اب ان لوگوں سے یہ امید کی جا رہی ہے کہ کلی طور پر آزاد ہونے کیلئے اپنی پوری پوری قابلیت کا اظہار کریں تا دنیا کو اس بات کا یقین ہو سکے کہ اب ان کی سرپرستی کی ضرورت نہیں۔

مشرقی خطہ میں صرف ایک ہاؤس ہوگا یعنی ہاؤس آف اسمبلی۔ باوجود اس کے کہ یہ خطہ باقی تمام امور میں دیگر خطوں سے بہت پیچھے رہا ہے لیکن ایک بات ضرور قابل داد ہے اور وہ یہ ہے کہ جمہوریت کو ان لوگوں نے خوب سمجھا ہے۔ ان کے ہاں بادشاہتیں جیسا کہ دوسرے خطوں میں موجود ہیں نہیں ہیں تقریباً تمام ہی لوگوں کو نظم و نسق میں دخل رہا ہے۔ چنانچہ اب اس نئی کانسٹی ٹیوشن میں مشرقی خطہ میں ہاؤس آف چیفس کی گنجائش نہیں ہے۔

ان ہاؤسز کے علاوہ مغربی اور شمالی خطوں میں ایک ایک جائنٹ کونسل ہوگی جس کے ارکان ہاؤس آف اسمبلی اور ہاؤس آف چیفس میں سے منتخب کئے جایا کریں گے۔ یہ تو ہے خطہ واری نظام۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت کے فرائض سرانجام دینے کے لئے ایک مرکزی لیجسلیٹو ہاؤس ہوگا جسے مجلس نمائندگان کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

باوجود اس کے کہ نائیجیریا کو بظاہر تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے اور بعض سیاستدان اس کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ لیکن مجلس نمائندگان کو بعض ایسے اختیارات دے دئیے گئے ہیں۔ جن کی رو سے کوئی ایک خطہ دوسرے خطوں سے اپنے آپ کو بالکل الگ نہ سمجھ سکے گا۔ مثلاً یہ نہ ہو سکے گا کہ کوئی خطہ ایسا قانون منظور کر دے جس کی رو سے کسی دوسرے خطے پر برا اثر پڑتا ہو۔ ان امور کی دیکھ بھال کا کام مجلس نمائندگان (مرکزی) کے ذمہ ہے۔ چنانچہ ہر خطہ ایسے ہی قانون منظور کرے گا جو نہ صرف اس کے اپنے لئے مفید ثابت ہوں بلکہ اس میں دوسروں کا افادہ بھی مدنظر رکھا گیا ہو۔ اور اس طرح ملک تین حصوں میں بٹنے کے باوجود اپنی اجتماعی حیثیت کو قائم رکھ سکے گا۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

# خدام الاحمدیہ کا ایک عہد

## تحریک جدید کی غرض

"تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے کہ اس کے ذریعہ ہمارے پاس ایسی رقم جمع ہو جائے جس سے خدا تعالےٰ کے نام کو دنیا کے کناروں تک آسانی اور سہولت کے ساتھ پہنچایا جا سکے۔ تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ کچھ افراد ایسے میسر آجائیں۔ جو اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت کے لئے وقف کر دیں اور اپنی عمریں اس کام میں لگا دیں تحریک جدید کو اس لئے جاری کیا گیا ہے۔ تاکہ وہ عزم اور استقلال ہماری جماعت میں پیدا ہو۔ جو کام کرنے والی جماعتوں کے اندر پیدا ہونا ضروری ہوتا ہے"

(خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل جلد ۳ صفحہ ۲۸۰)

## خدام الاحمدیہ

قیام خدام الاحمدیہ کا مقصد:۔

"بظاہر یہ ایسا زمانہ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جماعت کو ایک نئے نبی کی قیادت میں کام کرنے کی بجائے خلفائے موعود اور غیر موعود کی قیادت کے ماتحت کام کرنا ہوگا۔ پس ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ آئندہ نسلوں تک اسلام کو محفوظ رکھتا چلا جائے۔ اور درحقیقت اسی غرض کے لئے میں نے خدام الاحمدیہ کی انجمن قائم کی ہے تا جماعت کو یہ احساس ہو کہ اولاد کی تربیت ان کا اہم ترین فرض ہے"

(خطبہ جمعہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء)

## تحریک جدید کی فوج

"مجلس خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ لوگ زیادہ سے زیادہ اس فوج میں داخل ہوں گے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ المصلح الموعود ایدہ الودود ۱۸ نومبر ۱۹۳۸ء)

## خدام الاحمدیہ کا پروگرام

فرمایا:۔ "کوئی نیا پروگرام تمہارا تمہارے لئے جائز نہیں۔ پروگرام تحریک جدید کا ہی ہوگا اور تم تحریک جدید کے والنٹیئرز ہوگے"۔

(الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۳۸ء)

مندرجہ بالا واضح ارشادات حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ الودود کی روشنی میں یہ امر واضح ہو جاتا ہے۔ کہ خدام الاحمدیہ کے قیام و عمل کا مرکزی نقطہ تحریک جدید کے مطالبات اور مقصد کو جماعت میں عملی طور پر رائج کرنا اور تحریک جدید کی اسکیم کو تسلسل کے ساتھ نسلاً بعد نسلٍ قائم کرنا ہے۔

## سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع ۱۲-۱۳-۱۴ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو منعقد ہونیوالا ہے میں خدام کو صرف وہ عہد یاد دلانا چاہتا ہوں جو تحریک جدید دفتر دوئم کے بارے میں ہم نے پیارے امام المصلح الموعود ایدہ الودود کے روبرو گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر کیا تھا۔

آیئے! ہم اپنی اپنی جگہ جائزہ لیں کہ ہم نے کس حد تک اس عہد کو نبھانے کی کوشش کی ہے۔ اور ان خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں جو اس عہد کو پورا کرنے میں رہ گئی ہیں۔ تاکہ عنقریب منعقد ہونے والے اجتماع میں اس عہد کو کماحقہ پورا کرنے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور اپنے اس عہد کو نبھا کر سبکدوش ہو سکیں۔ اور اس کی رضا کو حاصل کر سکیں۔

تحریک جدید دفتر دوئم کے بارے میں جو عہد حضور ایدہ اللہ الودود نے گذشتہ سالانہ اجتماع کے موقع پر ہم سے لیا تھا۔ وہ یہ ہے۔

"(ا) میں خود تحریک جدید کے دفتر دوئم میں اپنی توفیق کے مطابق ضرور حصہ لوں گا"۔

(ب) "جو احمدی اب تک اس میں شامل نہیں انہیں شامل کرنے کی پوری کوشش کروں گا۔ حتیٰ کہ ایک احمدی بھی ایسا نہ رہے جو اس میں شامل نہ ہو"

(ج) "ہر احمدی کو اس میں شریک ہونے کی تحریک، کروں گا"

(د) "اپنے وعدے اور دوسرے احمدیوں کے وعدوں کو مقررہ معیاد کے اندر ادا کرنے اور ادا کروانے کی کوشش کروں گا"۔

(حکیم عبدالرشید مولوی فاضل وکالت تبشیر ربوہ)

## دعائے مغفرت

میرے بھائی ڈاکٹر نور احمد صاحب بقضاء الٰہی فوت ہو گئے ہیں۔ ملتمس ہوں احباب اپنی اپنی جگہ انکا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور لواحقین کے لئے صبر کی دعا مانگیں۔

(سید احمد احمدی بمقام چک نمبر ۱۲۶ دکھ برانچ غلہ منڈی بھچھ)

# مسلمانوں کی زبوں حالی اور اس کا علاج

"مسلمانوں پر آجکل جو کچھ بھی گذر رہی ہے اور جس قدر بھی ان کی دوسری اقوام کے مقابلے میں درگت بن رہی ہے۔ اس کی وجہ صرف ایک ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم نے اسوۂ حسنہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم و اولیاء کرام و احکام خداوندی سے روگردانی اختیار کر رکھی ہے۔ اور ان تمام مصائب و نوائب کا واحد علاج سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ ہم سچے مسلمان بن جائیں۔ احکام خدا اور رسول کو اپنے اوپر لازم کر لیں۔ ان کے نقش قدم پر زندگی بسر کریں۔ تاکہ خداوند کریم کا وعدہ جو اس نے اپنے محبوب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی امت کے مستقبل کے متعلق کیا ہے پورا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہیں کرتا۔ اگر مسلمان سچے معنوں میں آج مسلمان بن جائیں۔ تو دولت۔ حکومت عزت و رفعت شان و شوکت اور دین دنیا سب کچھ انہی کا آج ہی بن جائے۔

اے مسلمانو۔ خدا کے لئے ذرا اپنے گریبان میں منہ ڈالکر دیکھو اور سوچو۔ کہ تم کیا تھے۔ اور کیا بن گئے۔ اور کیوں؟

تمہارے اسلاف کی کیا حالت تھی؟ اور تمہاری کیا ہے؟ تم اپنے اسلاف کے کس طرح سچے سپوت بن سکتے ہو۔ جبکہ تمہاری دین و دنیا سراسر ان کے خلاف ہے۔ ان کا اوڑھنا بچھونا ان کا کھانا پینا۔ اٹھنا۔ بیٹھنا۔ سونا جاگنا محبت و عداوت سب کچھ اسلام اور محض اسلام کی خاطر تھی۔ اور تمہاری یہ حالت ہے کہ بس اللہ کی پناہ۔ ان کے سامنے تو بڑے بڑے گردن کش بادشاہوں کی گردنیں آناً فاناً جھک جایا کرتی تھیں۔ دولت و حکومت ان کے پاؤں پر سجدے کرتی تھی۔ اور تم برخلاف اس کے ساری دنیا میں ذلیل و خوار اور اغیار کا شکار بن رہے ہو۔ اور اس پر طرہ یہ کہ دنیا کے ساتھ ہی تمہارا دین بھی وہ دین جو تمام عالم کے لئے بھیجا گیا۔ وہ دین جو ہر قسم کی خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ اور جو قیامت تک کبھی دب یا فنا نہیں ہو سکتا۔ گنوا بیٹھے ہو۔ چند لمحوں کے لئے اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ٹھنڈے دل سے سوچو۔ کہ تمہیں کیا کرنا چاہیئے تھا۔ تم کو کیا حکم دیا گیا تھا۔ اور تم نے کیا کیا۔ اور کیا کر رہے ہو خدارا ہوش میں آؤ اور اس خواب گراں سے بیدار ہو جاؤ۔ تاکہ تمہاری آئندہ نسلوں کا گناہ تمہارے نامۂ اعمال میں نہ لکھا جائے"۔

(دیباچہ کتاب تذکرۃ الاولیاء مترجم مولوی نذیر احمد صاحب سیمابؔ)

مسلمانوں کی اس حالت کی خبر آج سے چودہ سو سال قبل رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیدی تھی۔ سو یہ حالت خود حضور کی صداقت کی دلیل ہے۔ لیکن حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں امت مسلمہ کے بگڑ جانے کی پیشگوئی فرمائی وہاں آپ نے یہ بھی بشارت دی کہ پیش آمدہ خوف و خطر سے ہماری نجات کا سامان خلافت راشدہ کو قائم کرکے ہی کیا جاوے گا۔ اور ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ربانی مبعوث ہوگا ایک وہ ہوگا جو مسیح اور مہدی بھی ہوگا۔ اس کا ماننا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ آپ کے ذریعہ سے ہی اب اسلام ترقی کرے گا۔ مبارک ہیں وہ جو عین وقت پر آنے والے منادی کی آواز پر لبیک کہہ کر اپنے مالک حقیقی کو خوش کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ وقت اب دور نہیں۔ بلکہ بہت نزدیک ہے۔ جب ساری دنیا میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پرچم لہرائے گا۔ سب جہان کا ایک ہی خدا ایک ہی مذہب ایک ہی رسول اور ایک ہی کتاب اور ایک ہی کلمہ ہوگا۔

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاہ

"دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

احقر محمد ابراہیم خلیل ربوہ

## جماعت احمدیہ بھلوال کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۲-۲۳ ستمبر ۱۹۵۱ء کو بھلوال میں جماعت احمدیہ بھلوال کا سالانہ تبلیغی و تربیتی جلسہ ہو رہا ہے جسمیں مقامی مقررین کے علاوہ مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ بلاد عربیہ و امام مسجد لندن۔ مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ سابق مبلغ بلاد عربیہ شیخ عبدالقادر صاحب فاضل اور مولوی محمد احمد صاحب نعیم مبلغ سلسلہ احمدیہ تقاریر فرمائیں گے۔ اردگرد کے احمدی احباب اس جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں اور علمائے کرام کی تقاریر سے فائدہ حاصل کرنیکی کوشش کریں۔ کھانے کا انتظام مقامی جماعت کی طرف سے ہوگا

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

# فہرست وصولی چندہ تعمیر چار دیواری مقبرہ بہشتی قادیان دارالامان

## از جماعتہائے پاکستان

احباب جماعتہائے احمدیہ پاکستان کی طرف سے نقد وصول شدہ چندہ تعمیر پختہ چار دیواری مقبرہ بہشتی قادیان کی چھٹی فہرست بغرض اطلاع و تحریک دعا شائع کی جا رہی ہے۔ جن دوستوں نے کسی وجہ سے تاحال اپنا وعدہ ادا نہ کیا ہو۔ مہربانی فرما کر بلا تاخیر اپنے وعدوں کی ادائیگی فرما کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے۔ اور اس کے لئے فوری اخراجات درپیش ہیں۔ جملہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کا فرض ہے۔ کہ اپنے اپنے حلقوں کے وعدہ جات کی سو فیصدی وصولی کی طرف توجہ فرمائیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

۱۔ قاضی محمد منیر صاحب سیکرٹری مال ماڈل ٹاؤن لاہور -/۳

۲۔ حکیم انوار حسین صاحب پریذیڈنٹ خانیوال ملتان -/۵

۳۔ بابو فقیر اللہ صاحب انسپکٹر بیت المال سب حلقہ سول لائن لاہور ۰—۰—۱۰

۴۔ چوہدری چراغ دین صاحب سیکرٹری مال بھڈال -/۵

۵۔ " عطار محمد صاحب " " جڑانوالہ -/۱۵

۶۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب شاہ کانپوری کوئٹہ -/۰/۲

۷۔ مولوی غلام حسین صاحب سیکرٹری مال گھوگھیاٹ -/۴/۵

۸۔ خدا بخش صاحب سیکرٹری مال اور حمہ ۰—۰—۱

۹۔ چوہدری عبد الغنی صاحب امیر جماعت گھیانہ ۰—۰—۳

۱۰۔ بیگم صاحبہ چوہدری غلام اللہ صاحب 14/A ٹمپل روڈ لاہور ۰—۰—۱۰

۱۱۔ بیگم بی بی صاحبہ اہلیہ میر احمد شاہ صاحب موننگ ضلع گجرات ۰—۰—۲

۱۲۔ عبد الغنی صاحب امیر جماعت گھیانہ ۰—۴—۶۹

۱۳۔ صوفی بخش صاحب حلقہ الف ربوہ ۰—۰—۵

۱۴۔ سید صادق علی صاحب سیکرٹری مال بلاک ب ربوہ -/۱

۱۵۔ غلام احمد صاحب عطا سیکرٹری مال محمد آباد اسٹیٹ سندھ ۰—۰—۸

۱۶۔ محمد الدین صاحب سیکرٹری مال ڈھکو دٹ ضلع شیخوپورہ -/۵

۱۷۔ حکیم محمد صدیق صاحب سیکرٹری مال بیگم کوٹ شاہدرہ ۰—۰—۲

۱۸۔ غلام رسول صاحب سیکرٹری مال تلونڈی ضلع سیالکوٹ -/۴/۲۳

۱۹۔ قاضی محمد حسین صاحب سیکرٹری مال کورووال سیالکوٹ ۰—۰—۸

۲۰۔ عبد اللطیف صاحب سیکرٹری مال کھیوہ والی سیالکوٹ ۰—۰—۵

۲۱۔ اشفاق حسین صاحب ایچ ایم پی ایس کراچی ۰—۰—۱۰

۲۲۔ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ نذیر احمد صاحب بذریعہ دفتر لجنہ ۰—۰—۸

۲۳۔ چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال منٹگمری -/۶/۱۰

۲۴۔ محمد الدین صاحب " چوڑا منگر شیخوپورہ -/۶/۲۳

۲۵۔ قاضی شریف الدین صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ -/۸

۲۶۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب معتبر [illegible] تحریک جدید ربوہ -/۱۲

۲۷۔ مولوی سلطان علی صاحب پریذیڈنٹ چک ۶۹ R.B لائلپور -/۵

۲۸۔ چراغ دین صاحب سیکرٹری مال عارف والا منٹگمری -/-/۵

۲۹۔ صوفی غلام رسول صاحب سیکرٹری مال چک ۶ 11-L منٹگمری -/۱۷

۳۰۔ ولایت محمد صاحب کمشنری فیکٹری سندھ ۰—۰—۲

۳۱۔ بابو فقیر اللہ صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال حلقہ سلطان پورہ ۰—۸—۴

۳۲۔ چراغ دین صاحب چک ج ب ستانگوال لائلپور ۰—۰—۳

۳۳۔ محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال نکھو بھٹی سیالکوٹ -/۸/۲۱

۳۴۔ عبد الحمید صاحب بٹ سیکرٹری مال نارووال -/-/۵

۳۵۔ حکیم شمیم حسین صاحب " وزیر آباد -/-/۱۰

۳۶۔ چوہدری محمد علی صاحب " چک ۳۷ جنوبی سرگودھا ۰—۰—۱۱

۳۷۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب سیکرٹری مال چک ۳۵ جنوبی سرگودھا ۰—۰—۱۰

۳۸۔ عبد الغفور صاحب احمد آباد اسٹیٹ سندھ ۰—۰—۵۹

۳۹۔ احمد دین صاحب سیکرٹری مال ڈنگہ ضلع گجرات ۰—۰—۵

۴۰۔ اللہ کرم صاحب حلقہ مزنگ لاہور ۰—۰—۱۵

۴۱۔ عبد الحکیم صاحب سیکرٹری مال گنج لاہور ۰—۰—۱

۴۲۔ چوہدری کرم الدین " شاہدرہ ضلع شیخوپورہ ۰—۰—۱۰

۴۳۔ چوہدری نعمت اللہ صاحب سیکرٹری مال چک ۸۹ عباس پورہ ۰—۱۲—۱

۴۴۔ خادم علی صاحب نائب پریذیڈنٹ کلاسوالہ سیالکوٹ ۰—۸—۰

۴۵۔ عبد الحق صاحب سیکرٹری مال کراچی ۰—۸—۳۵

۴۶۔ " " " ۰—۰—۳

۴۷۔ علی محمد صاحب " جیل روڈ لاہور ۰—۰—۱

۴۸۔ حکیم عبد الرحیم صاحب " کوہاٹ ۰—۱۰—۲۰

۴۹۔ " محمد افضل صاحب " اوچ شریف بہاولپور -/۱۲

۵۰۔ محمد ذکاء اللہ صاحب " پتوکی لاہور ۰—۸—۵

۵۱۔ احسان اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ [illegible] گنج -/۳۰

۵۲۔ خدا بخش صاحب خلیل سٹریٹ باغبانپورہ لاہور ۰—۹—۴

۵۳۔ شاہ سوار صاحب سیکرٹری مال [illegible] ضلع گجرات ۰—۰—۲

۵۴۔ لطیف احمد صاحب کراچی بحصہ عبد العظیم صاحب [illegible] -/۵۱

۵۵۔ محمد اکرم صاحب گوجرانوالہ -/۸/۲۵

۵۶۔ [illegible] صاحب سیکرٹری مال سیالکوٹ چھاؤنی -/۵

۵۷۔ رضا حسین صاحب " راولپنڈی -/۸/۲۱

۵۸۔ [illegible] صاحب جنرل سیکرٹری میانوالی ۰—۰—۵

۵۹۔ منشی مختار [illegible] صاحب [illegible] راولپنڈی ۰—۰—۱۲

۶۰۔ محمد اکبر صاحب سیکرٹری مال گولیکی ضلع گجرات ۰—۰—۲

# مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کے مؤقف پر ایک نظر

بین الاقوامی مسائل کے متعلق پاکستان کا رویہ منشور اقوام متحدہ کے منشاء کے تابع ہوتا ہے۔ تمام مسائل میں سب سے بڑا مسئلہ کشمیر ہے۔ پاکستان کے موقف سے سب واقف ہیں۔ یعنی منصفانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ۔ ہندوستان سے چار سال کے تنازعہ کے دوران میں پاکستان نے پُر امن حل کی کوشش کی ہے۔ جب سے یہ مسئلہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں گیا ہے۔ پاکستان نے کونسل کے فیصلوں کو ماننے کے لئے رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ اس نے اقوام متحدہ کے ان مشنوں کے ساتھ پورے طور پر تعاون کیا ہے۔ جو یہ مسئلہ حل کرنے برصغیر آئے تھے۔ اس کے برعکس ہندوستان نے روکاوٹیں پیدا کی ہیں۔ اور وہ مسلسل روکاوٹیں پیدا کر رہا ہے۔ سر محمد ظفر اللہ خان وزیر امور خارجہ نے موجودہ صورت حال کو بہترین الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"سلامتی کونسل نے ۱۳ مارچ ۱۹۵۱ء کو ایک قرارداد منظور کی۔ اصل مسئلہ کے متعلق تمہید میں یہ بتایا ہے۔ کہ کامیابی کی راہ میں دو مسئلے حائل ہیں۔ اول عسکری نظام ختم کرنے کے متعلق رضامندی کا فقدان اور دوم نظم و نسق پر کنٹرول کی شرائط جو آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ کی ضامن ہوں گی۔

"اولاً قرارداد کے اصل مضمون میں بتایا گیا ہے کہ سلامتی کونسل اس برصغیر میں اقوام متحدہ کا نمائندہ بھیجے گی۔ جو عسکری نظام ختم کرنے کے متعلق فریقین میں معاہدہ کرائیگا۔ اور کمیشن کی قرارداد کی بنیاد پر عسکری نظام ختم کرے گا۔ اگر وہ اپنے برصغیر آنے کے پانچ مہینے کے اندر عسکری نظام ختم کرنے کے متعلق کوئی معاہدہ نہ کرا سکا۔ تو اس صورت میں وہ سلامتی کونسل کے سامنے رپورٹ پیش کرے گا۔ جس میں وہ اختلافات باضابطہ طریقہ پر درج ہوں گے۔ جنہیں عسکری نظام ختم کرنے سے پہلے حل کرنا ضروری ہے۔

"یہ اختلافات باضابطہ طور پر مرتب ہونے کے بعد فریقین اس امر پر رضامند ہوں کہ ان اختلافات کا فیصلہ ثالث یا ثالثوں کی جماعت کے ذریعہ ہونا چاہئے۔ جسے بین الاقوامی عدالت کا صدر مقرر کرے گا۔

"بعد ازیں قرارداد میں فریقین سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ درمیانی عرصہ میں ہر ایسے اقدام سے گریز کریں۔ جس سے صورت خراب ہونے کا اندیشہ ہو۔ گذشتہ سال ۲۸ اکتوبر کو کشمیر نیشنل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی جس میں حکومت کشمیر سے مجلس دستورساز طلب کرنے کو کہا گیا تھا۔ تاکہ وہ دیگر امور کے علاوہ ریاست کے الحاق کا مسئلہ طے کرے۔ اس وقت سے ہندوستانی قائدین جن میں وزیر اعظم ہندوستان اور شیخ عبد اللہ بھی شامل ہیں۔ مجلس دستورساز طلب کرنے کے متعلق مسلسل اعلانات کر رہے ہیں۔ ۳۰ مارچ کو جموں میں سلامتی کونسل نے کشمیر میں اقوام متحدہ کے نئے نمائندہ ڈاکٹر گراہم کو مقرر کیا۔ اسی دن یوراج نے کشمیر کے اس علاقہ کے باشندوں کے نام ایک اعلان کیا جس میں مجلس دستورساز طلب کرنے کے لئے انتخابات کو کہا گیا تھا۔

"سلامتی کونسل نے ارکان کی تقریروں اور قرارداد کی تمہید کے ذریعہ یہ اچھی طرح واضح کر دیا کہ اقوام متحدہ کمیشن برائے پاک و ہند کی قراردادوں کے مطابق جنہیں ہندوستان اور پاکستان تسلیم کر چکے ہیں۔ اسمبلی طلب کرنے اور مسئلہ الحاق کے متعلق کسی فیصلہ کو ریاستی آئین کا درجہ حاصل نہ ہو گا۔

"انہوں نے اس امر کا اعادہ کیا ہے۔ کہ یہ مسئلہ محض اقوام متحدہ کے زیر اہتمام ایک آزادانہ اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے عامہ ہی کے ذریعہ حل کیا جا سکتا تھا۔

"قرارداد کی منظوری کے بعد میں نے حکومت پاکستان کی جانب سے سلامتی کونسل کو بتایا کہ ہم اس قرارداد کو تسلیم کریں گے۔ ہم اقوام متحدہ کے نمائندہ کو اس قرارداد کو عملی جامہ پہنانے اور قرارداد کے تحت سنبھالی ہوئی اس کی دیگر ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ہر ممکن طریقہ سے مدد کریں گے۔ ہم کمیشن کی دو قراردادوں کے تحت لی ہوئی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کو تیار تھے۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہندوستان بھی ایسا ہی کرے گا۔ اور اگر اختلافات دور نہ ہوں۔ تو ان اختلافات کو باضابطہ طور سے پیش کرنے کے بعد انہیں ثالثی کے ذریعہ طے کرنا چاہیئے۔"

"حکومت ہندوستان نے بارہا اعلان کیا ہے کہ وہ اس قرارداد یا اس کے متعلق کسی بھی شے کو تسلیم نہیں کرتی۔"

معاملہ کی صورت حال یہ ہے۔ جو نہ تو امید افزا ہے۔ اور نہ ہی سازگار رہے۔

"ہر غیر جانبدار شاہد بلکہ یوں کہنا چاہیئے تھا۔ کہ ہر معقول شخص پر خواہ وہ جانبدار یا غیر جانبدار ہو۔ یہ امر واضح ہو گا۔ کہ جب دو اشخاص یا دو مملکتوں یا دو اداروں نے ایک معاہدہ کیا۔ اور اس معاہدہ کی تاویل میں اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ جنہیں گفت و شنید اور مصالحت سے حل کرنے میں ناکامی ہوئی۔ تو ان اختلافات کو پُر امن طور سے حل کرنے کا واحد طریقہ ثالثی ہوتی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو دوسرا کونسا طریقہ ہے۔"

ڈاکٹر فرینک پی۔ گراہم اپنے عملہ کے ہمراہ ۲۹ جون ۱۹۵۱ء کو کراچی پہنچے۔ کراچی کے ہوائی اڈہ پر انہوں نے اخبارات کو حسب ذیل بیان دیا ہے۔

"یہ امر مسرت کا باعث ہے کہ میں جموں اور کشمیر کے دشوار مسئلہ کے سلسلہ میں ہندوستان اور پاکستان کے لئے اقوام متحدہ کے نمائندہ کی حیثیت سے یہاں آیا ہوں۔

ہم سب سے پہلے دونوں متعلقہ حکومتوں کے نمائندوں سے رسمی ملاقات کریں گے۔ میں یقین کے ساتھ امید کرتا ہوں کہ ہم ان دو عظیم قوموں کی حکومتوں کے لئے موجودہ پُر آشوب دنیا میں اس نازک موقع پر تنازعہ کو حل کرنے کے سلسلے میں تعاون کرنے کے امکانات سے فائدہ اٹھانے اور ان کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہوں گے"

پاکستان نے ڈاکٹر گراہم کا خیر مقدم کیا۔ اور ان کے کام میں ان کی مدد دینے کا وعدہ کیا۔ دوسری جانب ہندوستان نے تعاون کرنے سے پھر انکار کر دیا۔ اور اقوام متحدہ کے نمائندہ کے ہندوستان آنے پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ ہندوستان کے وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ

"میں صاف صاف اور بلا کسی شبہ کے بتا دینا چاہتا ہوں کہ سلامتی کونسل کی قرارداد تسلیم کرنے سے ہمارا انکار آخری ہے"

کرانیکل کی ایک اطلاع کے مطابق جو ۱۷ جولائی کو منگلور سے بھیجی گئی ہے۔ شیخ عبد اللہ نے ڈاکٹر گراہم کو خطاب کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ان کی جگہ کشمیر میں نہیں بلکہ کراچی میں ہے

## نائیجیریا کے حالات (بقیہ صفحہ ۵)

### موجودہ سیاسی فضاء

اس وقت جب کہ نمائندگان کا انتخاب عمل میں لایا جا رہا ہے۔ یہاں کی سیاست میں خوب گہما گہمی ہے۔ اگرچہ ایک بات قابل افسوس ہے۔ سو وہ یہ کہ ناتجربہ کاری کی بنا پر یہاں کی سیاسی پارٹیاں بجائے اپنا اپنا پروگرام پیش کرنے کے اپنے مخالفین پر پے در پے اور ناواجب حملے کر رہی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی گھریلو زندگی کو سر بازار اچھالا جا رہا ہے

یہ گہما گہمی زیادہ تر مغربی خطہ میں ہی پائی جاتی ہے کیونکہ یہی ایک ایسا خطہ ہے۔ جہاں دوسرے خطہ کے لوگ بھی بکثرت آباد ہیں۔ اور جہاں حکومت کا مرکز اور سب سے زیادہ متمدن شہر لیگوس، ہونے کی وجہ سے سیاسی اکھاڑہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس وقت میدان عمل میں دو سیاسی پارٹیاں سرگرمی سے حصہ لے رہی ہیں نیشنل کونسل آف نائیجیریا جو سارے ملک کو متحد رکھنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔ اور جس کا دائرہ عمل سارا نائیجیریا ہے۔ اس پارٹی کا لیڈر ڈاکٹر زک ایک نہایت قابل اور ہوشیار انسان ہے۔ بہترین مقرر اور بہت اچھا مصنف۔ کئی اخباروں کا مالک یا ڈائرکٹر اور اس لئے بہت زیادہ رسوخ والا ہے۔ نوجوان طبقہ اس کی رہنمائی پر بہت زیادہ اعتقاد رکھتا ہے۔

دوسری پارٹی ایکشن گروپ ہے۔ یہ پارٹی محض مغربی خطہ کے لئے ہے۔ اور اگر لوگوں کو یہ خیال نہ ہو۔ کہ موجودہ کانسٹی ٹیوشن پر بہر حال عمل کرنا ہی ہوگا۔ تو اس گروپ پارٹی کی کامیابی کے کوئی امکانات نہ ہوں۔ لیکن اب جب کہ لوگوں نے یہ بات سمجھ لی ہے۔ کہ موجودہ کانسٹی ٹیوشن میں چاہے کتنی ہی خامیاں کیوں نہ ہوں۔ اور اسے چاہے کتنا ہی بدلنے کی ضرورت کیوں نہ ہو۔ فی الحال اس پر عمل کرنا ہی عقلمندی ہے۔ مغربی خطہ کے لوگ اس نائیجیریا پارٹی (نیشنل کونسل) کے مقابلے پر اس کو سراہنے لگے ہیں۔ اس پارٹی کا لیڈر بھی ایک اچھا ہوشیار انسان ہے۔ لیکن اس کی زیادہ تر کامیابی سرکاری حلقوں کی مدد پر منحصر ہے۔

اب تک ہو چکے انتخابات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مغربی خطے میں ایکشن گروپ کامیاب رہے گا۔ دوسرے خطوں میں ابھی تک انتخابات شروع نہیں ہوئے۔ عنقریب ہی شروع ہونے والے ہیں

اختصار کے ساتھ نائیجیریا میں تحریک آزادی اور سیاسی تبدیلیوں کا ذکر کرنے کے بعد تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان تمام تبدیلیوں کو احمدیت کے لئے بابرکت ثابت کرے۔ اور احمدیت کی جلد جلد ترقیات کے سامان مہیا فرمائے آمین

## پتہ مطلوب ہے

بابو رکن دین صاحب جو پہلے دہلی سکریٹریٹ میں نوکر تھے۔ فسادات کے بعد کراچی مقیم ہوئے ہیں۔ ہمیں ان کے صحیح اور مکمل پتے سے لاعلمی ہے۔ جس کی وجہ سے خط و کتابت بھی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ ہی ان سے ملاقات نصیب ہو سکتی ہے۔ کراچی کے کوئی بھی دوست یا بابو رکن الدین صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر بابو رکن الدین صاحب کا مکمل پتہ ارسال کریں۔ بہت بہت مہربانی ہوگی۔

خاکسار نور محمد دہلوی $\frac{55}{3}$ انارکلی۔ لاہور

(۲) مکرم نبی بخش صاحب ولد محمد بخش سکنہ ریاست کپور تھلہ موصی ۲۷۰۶ کا ڈاک کا پتہ اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ تو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اور اگر موصی صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

(۳) دلی محمد صاحب ولد منشی خیر دین صاحب سکنہ چھچھوال ڈاکخانہ اولی ضلع لدھیانہ اور غلام محمد صاحب ولد رحیم بخش صاحب ننگلی ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور کے متعلق اگر کسی دوست کو پتہ ہو۔ یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے موجودہ پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

## ضلع گوجرانوالہ کی جماعتوں کو یاد دہانی

اخبار الفضل کے ذریعہ دو دفعہ پریذیڈنٹ صاحبان و امراء جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ کو توجہ دلائی جا چکی ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹریان تبلیغ کے نام اور مکمل پتہ جات سے مرکز کو آگاہ کیا جائے۔ اور اس کی اطلاع مجھے بھی دیجائے۔ مگر ابھی تک سوائے دو جماعتوں کے کسی نے اس طرف توجہ نہیں دی۔ یہ نہایت ہی قابل افسوس امر ہے۔ مرکز سے بار بار مطالبہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا اعلان ہذا کے ذریعہ پھر متوجہ کیا جاتا ہے کہ سیکرٹریان تبلیغ کے نام اور پتوں سے نظارت دعوۃ و تبلیغ کو مطلع کیا جائے اور اس کی اطلاع مجھے بھی دیجائے نیز سیکرٹریان تبلیغ کو ہدایت کی جائے



## قیمت اخبار جلد سے جلد بذریعہ منی آرڈر بھجوائیں

جن احباب کی قیمت اخبار ستمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے۔ ان کی فہرست اخبار الفضل مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۵۱ء میں چھپ چکی ہے۔

بعض احباب کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر آنی شروع ہو گئی ہے۔ بعض احباب ابھی بھجوانے کی فکر اور کوشش میں ہیں۔ جو احباب وی۔پی کی انتظار میں ہوں۔ اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ وی۔پی کا انتظار نہ کریں۔ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ اگر وقت کے اندر اندر اُن کی طرف سے قیمت نہ آئی تو پرچہ اُنکی خدمت میں تا وصولی قیمت نہیں بھجوایا جا سکیگا۔ وی پی کے ذریعہ قیمت دیر سے ملتی ہے۔ بعض دفعہ دیر کا عرصہ سالوں بھی ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ میں چالیس پینتالیس وی پی کی رقم ۱۹۴۸ء سے پھنسی

## تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۱، ۱۲ ستمبر کو جماعت احمدیہ مسن باڈہ کے زیر اہتمام تبلیغی پبلک جلسہ منعقد کیا گیا۔ پہلے روز تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد میاں محمد صدیق صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے نشانات بیان کئے۔ مولوی کریم بخش احمد صاحب مبلغ حلقہ نے اجرائے نبوت پر تقریر کی۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مؤثر تقریر کی جو نہایت توجہ سے سنی گئی۔ اور تقریباً ڈیڑھ سو افراد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو سنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک جلسہ $10\frac{1}{2}$ بجے رات تک جاری رہا۔ دوسرے روز بھی میاں محمد صدیق صاحب نے وفات مسیح علیہ السلام پر تقریر کی۔ جناب مولوی مولوی غلام احمد صاحب فرخ نے ایک مفصل تقریر فرمائی۔ دوسرے دن بھی آپ کی تقریر کو پورے سکون سے سنا گیا۔ جلسہ بعد دعا برخواست ہوا۔

سکرٹری تبلیغ مسن باڈہ

ضلع لاڑکانہ سندھ

## تمام اسلامی ممالک کو دفاع کے لئے باہمی معاہدے کر لینے چاہئیں

کراچی ۱۸ ستمبر۔ مؤتمر عالم اسلامی کے سیکرٹری مسٹر انعام اللہ مؤتمر کی طرف سے خیر سگالی کے مشن پر ایران گئے تھے۔ واپسی پر آپ نے "سٹار" کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ ایران پاکستان اور سارے عالم اسلام کے لئے زبردست جذبۂ محبت سے سرشار ہے۔ مثال کے طور پر انہوں نے ایرانیوں کے ایک بہت بڑے مظاہرے کا ذکر کیا۔ جو نہر سویز کے مسئلہ میں مصر کی پوری حمایت کا اعلان کرنے کے لئے ہوا تھا۔

مسٹر انعام اللہ نے ڈاکٹر مصدق کو بین الاسلامک تحریک کا زبردست حامی قرار دیا۔ اور کہا کہ وہ دنیا کے تمام اسلامی ممالک کے درمیان زیادہ قریبی رشتہ کے خواہشمند ہیں۔ ان کی تجویز ہے کہ تمام اسلامی ممالک کے درمیان باہمی دفاع کے لئے سمجھوتہ ہونا چاہیئے۔

مسٹر انعام اللہ خاں نے ایران کے وزیر تعلیم تہران یونیورسٹی کے چانسلر اور ثقافتی تعلقات کے ڈائریکٹر سے بھی تبادلۂ خیالات کیا۔ ان سب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسلامی ممالک کے درمیان زیادہ قریبی ثقافتی تعلقات پیدا کرنے کے لئے مختلف اسلامی زبانوں کی تعلیم جاری کی جائے اور ایک دوسرے کے ہاں اپنے اپنے طلباء، پروفیسر اور خیر سگالی کے وفود بھیجے جائیں۔

ڈاکٹر مصدق کی ہر دلعزیزی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ لوگ ان کی مدد کیلئے تیل کے سلسلے میں ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہیں۔

## سیام میں عام انتخابات کی تیاریاں

بنکاک ۱۸ ستمبر۔ اگرچہ سیام میں انتخابات شروع ہونے میں ابھی سات ماہ کا عرصہ باقی ہے تاہم مختلف سیاسی پارٹیوں نے اپنی اپنی انتخابی مہمیں جاری کر دی ہیں۔

یہاں کوئی طاقتور اور ترقی پسند سیاسی پارٹی موجود نہیں۔ اور جو پارٹیاں موجود ہیں وہ پالیسیوں کی بجائے شخصیتوں کی پیروکار ہیں مختلف پارٹیوں نے ابھی اپنی پالیسی کا اعلان نہیں کیا۔ صرف یونائیٹڈ پارٹی نے موجودہ وزارت کی حمایت اور امداد کا اعلان کیا ہے کیونکہ یہ حکومت صنعتی ترقی کے منصوبوں اور انہیں آہستہ آہستہ قومی ملکیت میں لینے اور کسانوں کی حالت سدھارنے کی سکیموں پر عمل پیرا ہے۔ (سٹار)

## اکالی انتخابات میں حصہ لینگے

لدھیانہ ۱۷ ستمبر۔ ماسٹر تارا سنگھ نے ایک اکالی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پنتھ حصول اقتدار کے لئے آئندہ عام انتخابات لڑے گا۔ آپ نے پنڈت نہرو کے اس بیان پر اظہار افسوس کیا کہ پنجابی بولی والا صوبہ قائم نہیں کیا جا سکتا م

## مشرق وسطیٰ و بعید کے نوجوانوں کا کنونشن

راولپنڈی ۱۸ ستمبر۔ پاکستان ڈیماکریٹک یوتھ فورم "مشرقِ وسطیٰ و بعید کے نوجوانوں کا اجلاس طلب کرنے کا انتظام کر رہا ہے برطانیہ اور امریکہ کے نوجوانوں کے اداروں کو بھی دعوت نامے بھیجے جا رہے ہیں کہ وہ مبصر کی حیثیت سے اپنے مندوب بھیجیں۔ یہ کنونشن دسمبر کے اواخر تک منعقد کیا جانے والا ہے کنونشن کے افتتاح کے لئے مس فاطمہ جناح سے درخواست کی جا رہی ہے۔ (سٹار)

## انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم کا بیان

کراچی ۱۷ ستمبر۔ انڈونیشیا کے سابق وزیر اعظم مسٹر سلطان شہریار نے جو یورپی ممالک کا دورہ کرنے کے بعد واپسی پر آج یہاں پہنچے ہیں۔ اس یقین کا اظہار کیا کہ روس اور مغربی طاقتوں میں کسی حقیقی جنگ کے امکانات موجود نہیں۔ انہوں نے کہا۔ یورپ کے لوگ معاشی بحالی کے لئے کوشاں ہیں اور جنگ میں شمولیت کی سکت نہیں رکھتے۔

## میو ہسپتال میں توسیع

لاہور ۱۷ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ میو ہسپتال کے بیرونی مریضوں کے شفاخانے اور چند دوسرے شعبے بہت جلد تجارت بلڈنگ میں منتقل ہونے والے ہیں۔ جس کے بارے میں پہلے ہی فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ حکومت نے تجارت بلڈنگ میں ضروری مرمت اور ترمیم و اضافے کے لئے۔ اور اسے ضروری سامان سے لیس کرانے کے لئے دس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ تجارت بلڈنگ بہت جلد خالی کر دی جائے گی۔

---

م سردار حکم سنگھ ممبر پارلیمنٹ صدر اکالی دل نے کہا۔ کہ یہ امر قابل افسوس ہے۔ کہ ہمارے مطالبے کو فرقہ وارانہ مطالبہ قرار دے کر ٹھکرا دیا گیا ہے۔

---

## ہندوستان میں اشتراکیت کی مخالف پارٹی کا قیام

نئی دہلی ۱۸ ستمبر۔ ایک نئی سیاسی جماعت "سوشل ڈیماکریٹ پارٹی" کی تنظیمی کمیٹی نے بتایا ہے۔ کہ وہ اشتراکیت کی روک تھام کرے گی۔ کیونکہ روس اور اس کے ماتحت ممالک امن عالم کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں کمیٹی نے حکومت ہند سے بھی کہا ہے۔ کہ وہ اشتراکی ممالک پر زور دے۔ کہ وہ عوام کے بنیادی انسانی حقوق کو تسلیم کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ سوشل ڈیماکریٹ پارٹی نئی دہلی میں سوویٹ سفارت خانہ کے سامنے مظاہرہ بھی کرنے والی ہے۔ جس میں آمریت کی مذمت اور عوام کو آزادی دینے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ (سٹار)

## اینگلو ایرانی تیل کمپنی کیلئے تیل بردار جہاز

لندن ۱۸ ستمبر۔ اینگلو ایرانی کمپنی کی ذیلی جہازران کمپنی "برٹش ٹینکر کمپنی" نے ایسے تیل بردار جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے۔ جس کا مجموعی وزن ۳۰۰۰۰۰ ٹن ہوگا۔ ان میں سے چھ جہاز ۲۸۰۰۰ ٹن وزن کے ہونگے۔ ان میں مکمل ہونے والے جہاز کا ۱۷ ستمبر کو کلائڈ کی خلیج میں معائنہ کیا گیا۔ اس جہاز کا طول ۶۴۳ فٹ ہے۔ اور ان جہازوں کو ملا کر اب کمپنی کے پاس گہرے سمندر میں چلنے والے ۱۵۱ جہاز ہو گئے ہیں۔ جن کا مجموعی وزن ۱۸۲۲۰۰۰ ٹن ہے۔ (سٹار)

## ایرانی نظام اقتصادیات کی ناکامی کا اندیشہ

لندن ۱۸ ستمبر۔ طہران کے ایک ممتاز بینکر اور ماہر اقتصادیات نے یہ اندازہ لگایا ہے۔ کہ اگر سرکاری اخراجات کی یہی رفتار رہی۔ تو زیادہ سے زیادہ مزید دو مہینوں میں اقتصادی نظام ناکام ہو جائیگا۔ اور ملک میں درآمدات بند ہو جائیں گی۔ رپورٹ میں مزید بتایا گیا ہے۔ کہ نیشنل بنک کی نقد پونجی اب صرف ۱۵ لاکھ پاونڈ رہ گئی ہے۔ اور حکومت ۶۰ لاکھ پونڈ کی مقروض ہے۔ رہائشی اخراجات سنہ ۱۹۴۶ء کے مقابلہ میں ۱۲ گنا زیادہ ہو گئے ہیں۔ لیکن اجرتوں میں صرف دگنا اضافہ ہوا ہے۔ بے روزگاری بھی بہت بڑھ گئی ہے۔ (سٹار)

## آسٹریلیا میں سستے جاپانی مال کا سیلاب

سڈنی ۱۸ ستمبر۔ آسٹریلیا اور برطانیہ کے تاجروں کے احتجاج کے باوجود سستے جاپانی مال کا ایک سیلاب آسٹریلیا میں امڈا چلا آ رہا ہے۔ آسٹریلیا کے درآمدی تاجر اب تک ساڑھے تین کروڑ پونڈ کا مال منگوانے کے معاہدے کر چکے ہیں۔ اس سامان میں مصنوعی شراب سے لیکر کپڑے۔ چینی کے برتن۔ زرعی آلات اور سگریٹ لائٹر تک سب چیزیں شامل ہیں۔ اور برطانی مصنوعات کی قیمتوں پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔ (سٹار)

## عرب لیگ کونسل کا ایجنڈا

اسکندریہ ۱۸ ستمبر۔ اس ماہ کے آخر میں منعقد ہونے والے عرب لیگ کے اجلاس میں ۲۴ اکتوبر کو یوم اقوام متحدہ میں عرب ممالک کی شرکت کے مسئلہ پر غور کیا جائے گا۔ عراق نے اسکندریہ میں لیگ کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس میں تجویز پیش کی تھی۔ کہ اقوام متحدہ کی عرب ممالک کے ساتھ غیر ہمدردانہ پالیسی کی وجہ سے عرب ممالک اقوام متحدہ کا دن نہ منائیں۔ لیکن اب یہ عندیہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ عرب ممالک اس تقریب میں حصہ لے کر اقوام متحدہ کے رویہ کی مذمت کریں۔ عرب لیگ کے اجلاس میں تمام ان مسائل پر بھی غور کیا جائے گا۔ جو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش کئے جائیں گے۔ اس میں لیبیا اور فلسطین کا معاملہ بھی شامل ہے۔ (سٹار)

## چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ جلد ہی کراچی پہنچ جائیں گے

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ سان فرانسسکو کانفرنس میں پاکستانی وفد کے ایک رکن مسٹر عبد الرحیم کراچی واپس آتے ہوئے لنڈن پہنچ رہے ہیں۔ وہ پاکستان کی وزارت خارجہ اور امور دولت مشترکہ میں جائنٹ سکریٹری ہیں۔ وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خاں آئندہ چند دن تک لندن پہنچ رہے ہیں۔ جہاں سے وہ کراچی تشریف لے جائیں گے۔

## پاکستان اور بھارت میں ٹڈی دل کا خطرہ

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ برصغیر میں ٹڈی دلوں کی آمد کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بھارت اور پاکستان میں مون سون کی وجہ سے ٹڈیوں کی پیدائش جاری ہے۔ اور ان کی تعداد میں کافی اضافہ ہو جانے ۲۴م
م کا خطرہ ہے۔ عدن سمالی لینڈ۔ ایتھوپیا اور سوڈان میں ٹڈیوں کی کثیر تعداد کی پیدائش کا اندیشہ ہے (سٹار)